| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاپائے گجرات احمد یار گجراتی کی قرآن میں کھلی تحریف

بسم اللہ میں لفظ اللہ سے مراد حضور ﷺ ہیں (نعوذ باللہ)

ساجد خان

محرف قرآن بریلویوں کے پوپ اعظم مفتی احمد یار گجراتی ثم بدایوانی علمائے یہود و نصاریٰ کی پیروی کرتے ہوئے قرآن میں کھلم کھلا تحریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ اس میں اس جانب اشارہ ہے کہ جس طرح اللہ کی ذات کی برکت اور مدد حاصل کی جاتی ہے اسی طرح اللہ کے نام یعنی لفظ اللہ سے بھی برکت اور مدد حاصل کی جا سکتی ہے حالانکہ لفظ اللہ رب نہیں یہ تو کچھ حروف کا مجموعہ ہے جب الف و لام و الف اور ہ سے مدد اور برکت لینا جائز ہے تو اللہ کے پیاروں سے مدد لینا بدرجہ اولیٰ جائز ہے کیونکہ وہ ان حرفوں سے کم تو نہیں ۔نکتہ: مجھ سے بعض بزرگوں نے فرمایا کہ اسم اللہ حضور ﷺ کا بھی نام پاک ہے جیسے ذکر اللہ بھی حضور ﷺ کا نام ہے دیکھو دلائل الخیرات شریف اور حضور ﷺ کا اسم اللہ اس لئے کہتے ہیں کہ اسم وہ ہوتا ہے کہ جو ذات کو بتائے اور ذات پر دلالت کرے اور حضور ﷺ نے بھی اللہ کی ذات کو ظاہر کیا رب تعالیٰ حضور ﷺ کا خالق ہے اور حضور ﷺ کے مظہر اتم انتہی بلفظہ ﴿تفسیر نعیمی جلد ۱، ص ۳۰، ناشر کالا حضرت نیٹ ورک﴾

گجراتی صاحب کی اس دن دہاڑے تحریف کو ملاحظہ فرمائیں کہ لفظ اللہ کے حروف سے اللہ کے پیارے کم نہیں جب اللہ کی ذات سے مدد مانگنا جائز ہے تو حروف الف لام اور لا ف ہ سے کیوں مدد درست نہیں اور پھر اللہ کے پیاروں سے مدد لینی کیوں نا جائز ہے؟ کیا وہ لفظ اللہ کے حروف سے بھی کم ہیں؟ بیک جنبش قلم گجراتی صاحب نے اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو لفظ اللہ کے حروف سے بڑھا دیا جو ذات اللہ پر دال ہے یہ ہے مفتی صاحب کا فتویٰ (سبحان اللہ) اور پھر مفتی صاحب نے اپنے بعض بزرگوں سے سنا ہے کہ اسم اللہ حضور ﷺ کا نام بھی ہے لہذا بسم اللہ میں مانگنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مدد نہیں مانگتے بلکہ جناب رسول ﷺ سے بھی مدد مانگتے ہیں اور برکت طلب کرتے ہیں کیونکہ آپ ﷺ کا نام بھی اسم اللہ ہے جیسے دلائل خیرات شریف میں آپ ﷺ کا نام اسم اللہ ہے ۔۔لیکن بزرگ ہمارے بھی ہیں اور دلائل الخیرات ہمارے بزرگ بھی بطور ورد پڑھتے ہیں مگر مفتی صاحب کے ہاتھ عجیب بزرگ اور عجیب دلائل الخیرات لگی ہے ۔۔حالانکہ فقہاء اور محدثین عظام تو کجا مناطقہ بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اسم اللہ ذات واجب الوجود المستجمع لجمیع صفات الکمال کا علم ہے اور علم وہ ہوتا ہے جس میں کسی دوسرے کو شرکت حاصل نہ ہو یہ تمام مسلمانوں کا اتفاقی اور اجماعی عقیدہ چلا آرہا ہے اسم اللہ، اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے آج تک کسی اور کا یہ نام نہیں رکھا گیا اور چودہ سو سال بعد مفتی صاحب ہیں کہ اللہ کے ذاتی نام کو بھی اس کیلئے

اشرف التفاسیر
تفسیر نعیمی
حضرت حکیم الامت مولانا الحاج مفتی
مصنف: احمد یار خاں نعیمی اشرفی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ
ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org
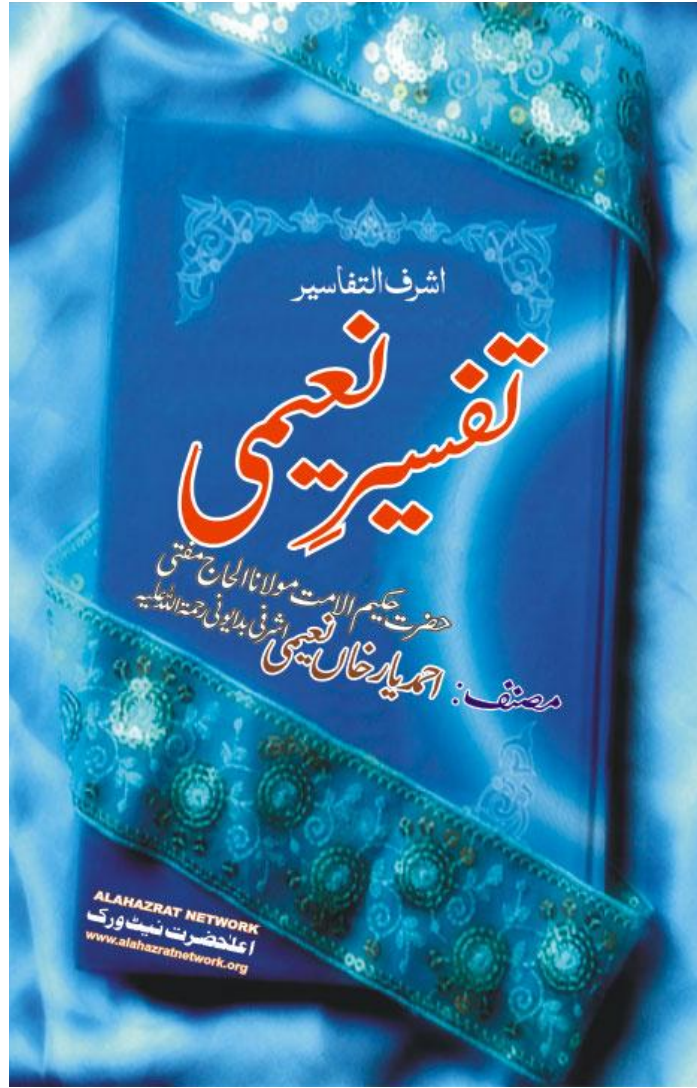
کرنے اور درست کرنے کی توفیق مانگے تو صاف صاف تو نہیں کہتا۔ رب کی تعریفیں کرتا ہے۔ اور اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ میرے اس نام لینے کی لاج تیرے ہاتھ ہے۔ تو ہی اس بیڑے کو پار لگانے والا ہے۔ فقیر حقیر احمد یار خان اپنے رب قدیر کی بارگاہ میں اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ پیش کرتا ہے کہ مولا! کہاں مجھ جیسا ضعیف البیان انسان اور کہاں تفسیر قرآن تیرے ہی نام سے اور تیرے ہی بھروسے پر اس کام کو شروع کیا ہے تو ہی اس کو درست فرمانے والا ہے اور بخیر و خوبی اختتام پہنچانے والا ہے۔ (ساتواں نکتہ) انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اپنی عاجزی اور کمزوری اور نیاز مندی اور رب تعالیٰ کی قدرت اور رحمت اور بے نیازی پر نگاہ رکھے تاکہ بڑے سے بڑا کام کرنے پر بھی اس کے دل میں یہ غرور پیدا نہ ہو کہ میں نے اتنا بڑا کام کر لیا بلکہ یہ خیال رہے کہ جو کچھ کیا رب نے کیا اس کا فضل تھا کہ مجھ سے کرا لیا اور یہ بات جب ہی حاصل ہوگی جب کہ ہر وقت مولا کی طرف دھیان رہے لہٰذا جب کہ ہر کام کے شروع ہی میں بسم اللہ پڑھ لے گا تو انشاء اللہ کبھی اس میں "میں" نہ پیدا ہوگی بلکہ "تو ہی تو" میں فنا رہے گا۔ بسم اللہ کے حروف کے نکات۔ بسم اللہ کو 'ب' سے شروع کیا گیا اور اسم کے الف کو گرا دیا حالانکہ اقرا باسم ربک میں اگرچہ الف پڑھنے میں نہیں آتا مگر لکھنے میں آتا ہے اس کی وجہ کیا ہے اس میں چند حکمتیں ہیں۔

حکمتیں: پہلی حکمت: انسان نے عالم ارواح میں پیدا ہو کر سب سے پہلے لفظ بلیٰ بولا تھا یعنی رب تعالیٰ نے فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے عرض کیا بلیٰ یعنی ہاں ہے تو سب سے پہلے انسان کے منہ سے ب نکلی رب تعالیٰ نے اپنے کلام کو ب سے شروع کیا تاکہ قرآن پاک پڑھتے ہی وہ عہدو میثاق یاد آجائے۔ دوسری حکمت: خدا پاک کا نام بر اور بار اور باری بھی ہے۔ اور یہ ب سے شروع ہوتے ہیں تو گویا اس میں رب تعالیٰ کے بہت سارے ناموں کی طرف اشارہ بھی ہو گیا۔ تیسری حکمت: نحوی قاعدے سے ب ملانے کے لئے آتی ہے اور قرآن کی تلاوت کرنے والا بھی رب سے ملنا ہی چاہتا ہے اور الف بے تعلقی چاہتا ہے اس لئے وصل کی حالت میں گر جاتا ہے تو یہ چونکہ ملنے کا وقت ہے اس لئے ب سے ابتداء کی گئی۔ چوتھی حکمت: ب میں انکسار ہے اور الف میں بلندی ہے لکھنے میں اور بولنے میں بھی لہٰذا بندے کے اظہار عاجزی کے لئے ب ہی مناسب ہے اسم جہاں۔ بسم اللہ کہا گیا باللہ نہ کہا گیا جس کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ کے نام سے شروع کر رہا ہے کیونکہ ابھی بندے کی ابتدائی حالت ہے اولاً "نام" تک تو پہنچ لے بعد کو ذات تک پہنچے گا۔ دوسرا نکتہ یہ ہے کہ اس میں اس جانب اشارہ ہے کہ جس طرح اللہ کی ذات سے برکت اور مدد حاصل کی جاتی ہے اسی طرح اللہ کے نام یعنی لفظ اللہ سے بھی برکت اور مدد حاصل کی جاسکتی ہے حالانکہ لفظ اللہ رب نہیں یہ تو کچھ حروف کا مجموعہ ہے جب الف و لام و الف اور ہ سے مدد اور برکت لینا جائز ہے تو اللہ کے پیاروں سے مدد لینا بھی بدرجہ اولیٰ جائز ہے کیونکہ وہ ان حرفوں سے تو کم نہیں۔ نکتہ مجھ سے بعض بزرگوں نے فرمایا کہ اسم اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی نام پاک ہے جیسے کہ ذکر اللہ بھی حضور علیہ السلام کا نام ہے۔ دیکھو دلائل الخیرات شریف اور حضور علیہ السلام کو اسم اللہ اس لئے کہتے ہیں کہ اسم وہ ہوتا ہے جو ذات کو بتائے اور ذات پر دلالت کرے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اللہ کی ذات کو ظاہر کیا رب تعالیٰ حضور علیہ السلام کا خالق ہے اور حضور علیہ السلام اس کے مظہر اتم ہے۔

جب محمد ہوئے رسول اللہ تب کھلا لا الہ الا اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

نیز یا قاعدہ نحوی اسم پر سارے فعل اعتماد کرتے ہیں اور وہ کسی پر اعتماد نہیں کرتا۔ دیکھو مارا کا اعتماد زید پر ہے نہ کہ زید کا اعتماد مارا پر یعنی زید ہو تو "مار" پائی جائے نہ یہ کہ مار افعل ہو تو زید پایا جائے اسی طریقے سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر